

ط لوی اور عذاب قبر



تالیف

مولانا عبدالرشاق مسکن لوی

پیشانی خانہ کتب دارالعلوم کراچی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۶	دین کی باتیں سننے کے آداب
۷	وعظ کے دوران تسبیح نہ پڑھیں
۸	قبروں کا ادب و احترام
۹	قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں
۱۰	زندگی بھر کی محبت کا صلہ
۱۱	قبر کا عذاب برحق ہے
۱۳	عالم برزخ اور اس کی مثال
۱۴	عذاب قبر کا ایک واقعہ
۱۶	عام طور پر عذاب قبر پیش کردہ وجہ کی وجہ
۱۷	عذاب قبر کا سبب گناہ ہیں
۱۸	نبی و نبی کا گناہ

- ۱۹ قلم دیکھ کر ایساں ثواب
- ۲۱ فی دی کتاہوں کا مجموعہ ہے
- ۲۲ فی دی اور بڑا نکاحی
- ۲۳ فی دی اس کے ساتھ دن اوسنے کا غیر تاکہ واقعہ
- ۲۷ فی دی خریدنے پر عذاب قبر
- ۲۹ نجات گناہ پھوڑنے میں ہے
- ۳۰ سیتہ کنگھروں کے محاصرے میں
- ۳۲ اذان کی بے حرمتی کا وبال
- ۳۳ فی دی اور رمضان کی بے حرمتی
- ۳۴ عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ
- ۳۶ اس کو ضرور پڑھئے!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ *

ٹی وی اور عذاب قبر

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسَبِّحُهُ
وَنُتَعَفِّرُ بِهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ
وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ أَنْفُسِنَا وَبِمَنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

أَمَّا نَعْدَا - فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ
تَجْبِيْرًا كَمَا لِرَ مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ فَكُفِّرْ
عَنْكُمْ مَسَانِدَكُمْ وَنُذْجَلَكُمْ مُدْخَلًا

کبریاۓ صادق اللہ العظیم۔ (سورۃ نباہ آیت ۳۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے! جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے، اگر تم ان ممنوعات میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں، ان سے بچتے رہو گے تو ہم اپنے قاعدے سے تمہارے پھولے چھوٹے قصور اور گناہ مغیرہ معاف کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت مقام یعنی جنت میں داخل کر دیں گے۔

دین کی باتیں سننے کے آداب

میرے قابل احترام بزرگوار سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی انصاری صحابی کے جنازے میں شرکت فرماتے ہوئے جنت البقیع تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ قبر کی تیاری میں ابھی کچھ دیر ہے، لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ جلوہ افروز ہو گئے، اس حدیث کے راوی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاسیہ آداب دیکھ گئے اور ہم اس کیفیت کے ساتھ بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سرورِ دینی پر محسوس ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے

بنیاد ادب اور دین کی طلب اور ترویج پائی جاتی تھی، سب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دین کی کوئی بات سنتے کے لئے چلتے تو بالکل ہمدردی سے دیکھتے تھے، نہ اصرار نہ کڑواہٹ نہ اس طرح چلتے تھے کہ ان کے اندر طلب نہیں، ادب بھی نہیں ہے۔

حضرت راء بن حازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک پھونکی ہی لٹھری تھی۔ آپ کی گردن سبکی ہوئی تھی اور اس طرح ایک بہت ہی نرم و لطیف اور نازکی سے زمین کو کھدواتے تھے۔ بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے لٹھری سے زمین کو کھدواتے تھے اور لیں لٹھریں نکالتے تھے اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ نہ رکھو، چھایا نہ رکھو اور آپ بہت گہری لٹھری کھودتے تھے، میں اور تم سب سنا رہے تھے، اسی دوران سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ قبر کے عذاب سے ڈرو، قبر کے عذاب سے ڈرو، قبر کے عذاب سے ڈرو، قبر کے عذاب سے ڈرو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے عذاب اور ثواب کے بارے میں کافی طویل و نہایت فرمائی۔

وعظ کے دوران تسبیح نہ پڑھیں

اس حدیث میں ظہن باتیں ہمارے لئے بطور سبق کے موجود

ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ہم کسی کے پاس دین کی باتیں یاد دین کا تذکرہ سننے کے لئے جائیں یا دین کی باتیں سیکھنے کے لئے یا پوچھنے کے لئے جائیں تو اس کا ضروری ادب یہ ہے کہ ادھر ادھر کے خیالات سے اپنے ذہن کو پاک صاف کر کے بات کہنے والے کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر بیٹھیں۔ اسی لئے علماء نے فرمایا ہے کہ دین کے تذکرہ کے دوران اور وقت کے دوران زبان سے ذکر بھی نہ کرنا چاہئے، جیسا کہ بعض لوگ وقت کے دوران تسبیح بھی پڑھتے رہتے ہیں اور دعا بھی سنتے رہتے ہیں، علماء نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ یہ ادب کے خلاف ہے، ادب یہ ہے کہ اس وقت زبانی ذکر بھی متوقف کر دیا جائے اور ہم تنہا اپنے آپ کو دین کی باتیں سننے میں مشغول رکھا جائے، جیسا کہ اس حدیث سے صحابہ کرام کا یہ عمل ظاہر ہوا کہ وہ ہمہ تن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اور ایسے جاہل اور سادہ جیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، اس لئے کہ پرندہ ہمیشہ جاہل اور غیر جاندار چیز پر بیٹھتا ہے، گویا کہ وہ بالکل بے جان ہو کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دل بھی حاضر تھا اور دماغ بھی حاضر تھا۔

قبروں کا ادب و احترام

دوسرا ادب اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قبرستان پہنچنے کے بعد اگر قبر کے تیار ہونے میں کچھ دیر ہو تو قبرستان میں بیٹھ سکتے ہیں۔

لیکن کسی قبر پر نہیں بیٹھنا چاہئے اور نہ کسی قبر پر کھڑے ہونا چاہئے۔ آج کل لوگ جب قبرستان جاتے ہیں تو اکثر سے لوگ قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں یا قبروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شرعاً اس کی اجازت نہیں، ناجائز ہے۔ اس لئے قبر سے ہٹ کر بیٹھنا چاہئے۔ اور قبرستان میں چلتے وقت قبروں کے اوپر سے نہیں چلنا چاہئے۔ بلکہ جو گزرگاہ بنی ہوئی ہو اس پر چلنا چاہئے۔

قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں

ایک اور ادب اس حدیث میں ہمارے لئے یہ ہے کہ قبرستان میں جا کر ہمیں اپنی موت کو سوچنا چاہئے، اپنی قبر کو سوچنا چاہئے۔ آج کل اس ادب سے ہمارے دور بڑی غفلت پائی جا رہی ہے۔ جب ہم قبرستان کسی طرف جاتے ہیں تو ہم دنیا کی باتیں کرتے ہیں اور قبرستان میں پہنچ کر بھی دنیا کی باتیں کرتے ہیں، وہاں کی قبروں کو دیکھ کر ہمیں اپنی قبر اور اپنی موت یاد نہیں آتی۔ حالانکہ قبرستان جانے کا اصل ادب یہی ہے کہ وہاں جا کر اپنی موت کو یاد کریں، اپنے مرنے کو سوچیں اور مرنے کے بعد اپنے قبر کے احوال کو سوچیں، اور یہ سوچیں کہ آج یہ لوگ جو قبروں میں مدفون ہیں، ایک وقت دو تھا جب یہ لوگ بھی اسی طرح دنیا میں کھاتے پیتے تھے، رہتے بیٹھتے تھے، لیکن آج اپنی قبروں کے اندر خزاں میں ہمہ یا خواب میں ہیں۔ کچھ پتہ نہیں، انہیں بھی ایک دن یہاں پہنچنا ہے، انہیں

آج میں ایک جنازہ کو لے کر یہاں لایا ہوں، اسی طرح ایک دن مجھے بھی جنازہ کی صورت میں یہاں لایا جائے گا، ایک روز موت آجائے گی، اس وقت نہ پوی ساتھ آئے گی اور نہ مال ساتھ آئے گا، بہت سے بہت بڑے قبر تک آجائیں گے۔

زندگی بھر کی محبت کا صلہ

حضرت (اکثر مہدی) صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ان کے درجیات بلکہ فرمائے آئیں۔ ایک مرتبہ پاپوش نگر کے قبرستان میں حضرت مولانا ظفر احمد حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے موقع پر تشریف لے گئے، وہاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر سنایا۔
 زندگی بھر کی محبت کا صلہ یہ دے گئے
 دوست اور احباب آ کر مجھ کو مٹی دے گئے

کتنا بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ دوست اور اسی کی یہ کوشش اور خواہش ہوتی ہے کہ تم کو کلمہ دے دیں، میں ضرور شرکت ہو جائے، اور اس کو اسی سرے والے کا آخری حق سمجھا جاتا ہے۔ اسی کو آدمی سوچنے لے کہ دنیا میں جتنے دوست و احباب ہیں، وہ بہت سے بہت اتنا کہیں گے کہ تمہیں قبرستان پہنچا دیں گے اور تمہیں تمہیں منہیاں مٹی ڈال کر چل جائیں گے اور یہاں سے یہ کہیں گے کہ آگے تو جاسے میرا مل جائے۔ قبرستان جا کر ان باتوں کو سمجھنا چاہئے، قبرستان جاتے کا اصل ادب یہی ہے، اس کے ذریعہ

انسان کے دلی سے دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے اور انسان آخرت کے لئے متفکر ہوتا ہے اور پھر آخرت کی تیاری کے لئے اس کے اندر کچھ آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

قبر کا عذاب برحق ہے

بہر حال، اس حدیث میں منقول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جن مرتبہ فرمایا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اس لئے جو خدا کا دہرہ ہے کہ ہمیں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کی طرف سے بھی دہرے اندر بڑی غفلت پائی جاتی ہے، مسیہوں دنیاؤں کو قبرستان پہنچا کر آکے، مگر کبھی اپنے لئے عذاب قبر سے پناہ نہیں مانگتی اور کبھی یہ دعا نہیں کی کہ یا اللہ! ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے اہل و عیال کو قبر کے عذاب سے بچا۔ تاہم قبر کا عذاب بالکل برحق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور باتوں باتوں میں اس نے قبر کے عذاب کا تذکرہ کیا اور اس نے ساتھ ہی مجھ کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مگر میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ایک یہودی عورت آئی تھی، وہ کہہ رہی تھی کہ قبر کے



انہوں نے عذابِ جہنم کو دیکھا ہے۔ اس کی صورت وہ جانتے ہیں۔ آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ اس عذابِ قبر برحق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرمائی ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے مصدقہ اس صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا۔ ہر مرد و عورت کے بعد اس سے پناہ مانگنے ہوئے دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم ہے کہ ایک دن مرنے کے بعد
یہ نہیں ضرور جاتا ہے، اگر میری رحمت مل گئی تو پھر آگے بھی رہتا ہے
اس وقت ہے کہ اگر خدا کو اسے قبر میں جلا دے تو پھر آگے ہی رہتا ہے
اور صحن ہوں گی اس کے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مصدقہ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھیلے جاتے ہوئے اتار دیتے کہ آپ
کی والدہ بھی اس جہان کے آسمانوں سے مر رہی ہوتی، اسی نے اس سے سوال کیا کہ
حضرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تدفین پر اس کے ہونے کے بعد قبر پر
ہاں سے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے ہیں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ
جبر و محنت کی باتوں میں سے پہلی بات ہے جو انہیں یہاں سے تشریف
لے نکالتے ہیں اس بات کی سزاؤں پر بھی دو کامیاب ہوتا چلا جائے گا اور
خدا کو یہ سزاؤں کی سزاؤں پہنچیں گی اور اس کو عذابِ قبر شروع ہو گیا تو
مرنے کے دن کے لئے اور یہ دو سزاؤں اور عقوبات ہوں گی اس لئے
اس بھی قرآن کی ہدایت ملے گی کہ خدا کرے کہ یہ بات کے ساتھ
نہ رہے اور اس کی سزاؤں نہ ہو کر جائے گا۔ اس کے سزاؤں سے
سزا ملے گی جو پہلی جائے گی۔



عالمِ رزخ اور اس کی مثال

۔ عذابِ ہر عالمِ ہر رخ میں ہوتا ہے جو اس دنیا سے علیحدہ ایک عالم ہے۔ جس گزشتہ میں ہم نے کواکب سے چیں، اس میں بھی عذاب ہوتا ہے، جس حالت میں میت کو اتارا جاتا ہے اگرچہ وہ دیکھی ہی نظر آئی ہے مگر اس کی روح کا عالمِ ہر رخ میں چھوٹا کر بھی جسم سے تعلق رہتا ہے اور عذاب و ثواب پر سب گرجے عالمِ ہر رخ میں اور اصل روح کو ہوتا ہے ایک ایک کچھ ساتھ ساتھ جسم بھی وہاں کی راست اور تھکات کو کچھ میں رہتا ہے اور اسی لحاظ سے جسے ہونے والے عذاب اور رست کا اہل دنیا کو بھی مشہور کرا دیا جاتا ہے، ان کے محدود واقعات حلقہ حلالِ مدین سے بڑھتی اور دوسرے عالم میں اپنی تیزوں میں نکلتے ہیں۔

اسی ہی مثالِ عقل الہی ہے جسے کوئی آدمی نہ پا سکا اور عذاب سے اندر اس کو دیکھا، وہ دیکھا جاتا ہے، وہ دیکھا کہ کیا رہا وہ عذاب سے نکلے تو بہت حد تک اس پر گہرا ہے، جس میں ہر ایک ہماری دنیا، ہر ایک شخص ایک سو یا تو اٹھ رہے ہیں، اللہ اس کے نام پر تھوڑے بہت آثار محسوس کر لیتے ہیں۔ وہ وہ رہا ہے یا کہنا یا ہے یا اس کا جسم حرکت کر رہا ہے اور اس کو اس سے اندر کی بڑی نعمتیں حاصل کر رہا ہے وہ تب بھی وہ دیکھ کر یہاں وہ سو محسوس ہوتا ہے، وہ کھاتا ہوا نظر آتا ہے وہ دیکھتا ہے نظر آتا ہے کہ عذاب میں کھارنگ ہے، وہاں سے وہ دیکھتا ہے کہ رہا ہے وہ

میں اس دنیا کے اندر میت کے عذاب و ثواب کو سمجھنے کے لئے یہ ایک نشانہ کافی ہے۔

لیکن سمجھنا بھی اللہ تعالیٰ قدرت اور فصاحت کے لئے اس دنیا کے اندر بھی قبر کا عذاب دھاویئے میں اور کئی دہرا کی نعمتیں دکھا دیتا ہے۔
 ۱۔ جو مسافر سفر کا دعویٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھا کر باجست عطا و کرام سے اس موضوع پر بڑی باتیں توڑ دیتی ہیں، وہ اپنے اپنے سامنے سے دو واقعات لکھے ہیں جن میں قبر کا عذاب بدلوں کی حالت میں یا خرابی کی حالت میں دیکھا گیا ہے۔

عذاب قبر کا ایک واقعہ

حافظ ابن عربی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احسن القبر میں نقل کیا ہے کہ ایک مسافر نے امریکا میں اپنی زمین پر کھانا کھا کر تھکا، الگ دن شام کے وقت جب وہ کسی گھر کی طرف واپس جانے لگا تو اسے میں مغرب کا وقت ہوتا تھا، راستے میں فریب میں ایک مقبرہ دیکھا، میں نے مغرب کی نماز ادا کر کے چلے گا اور وہ گھر گیا۔ چنانچہ میں نے اور میرے ایک دو ساتھیوں نے وہاں جا کر مغرب کی نماز ادا کی اور مغرب کی نماز ادا کر کے شام کے معمولات اور قیامات میں وہیں بیٹھ کر چوری کر رہے تھے، جب آہستہ آہستہ اندھیرا پھیلنے لگا تو ایک بھٹہ لگی کے کراہنے کی آواز سنائی دی، میں نے اندھیرا دھردھ دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، تھوڑی دیر کے



بعد پھر "ہائے ہائے" کی "اور سہائی" کی داسی کی وجہ سے میں ڈر گیا اور
میں نے سوچا کہ میرے پاس سے بچھڑا گیا ہے۔ آواز کی طرف دیکھا
تھا، تو وہ آواز اب میرے اندر سے آ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ
اور اب اس کا بڑا سہائی ہے۔ تو میرے پاس سے بچھڑا گیا ہے۔
میں نے کہا کہ اب اس کا بڑا سہائی ہے۔ تو میرے پاس سے بچھڑا گیا ہے۔

Figure 1. *Phragmites* and *Spartina* coverages in the marsh.

... (1992) ...

یہ سب باتیں سن کر وہ بے پروا ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں نے
 اسے بھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر میں اس سے ملنے گیا۔ وہ
 میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں
 اور میں نے یہ کیا کرتا ہوں، اب جہاز سے دو گھنٹہ پہلے آکر
 اسے ملنا حاصل ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسے ملنے
 نہیں دیکھتا ہوں۔ یہ کیا کہ یہ سب باتیں سن کر وہ بے پروا
 ہو گیا تھا۔ پھر میں اس سے ملنے گیا۔ وہ
 میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں
 اور میں نے یہ کیا کرتا ہوں، اب جہاز سے دو گھنٹہ پہلے آکر
 اسے ملنا حاصل ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسے ملنے
 نہیں دیکھتا ہوں۔ یہ کیا کہ یہ سب باتیں سن کر وہ بے پروا
 ہو گیا تھا۔ پھر میں اس سے ملنے گیا۔ وہ



طرح گزشتہ محل آ رہی تھی اور میں نے قبر کے پاس جا کر کان لگائے تو وہی الفاظ سنے جو کل نے سنے تھے۔ لہذا اب مجھے یقین ہو گیا کہ اس مردے کو قبر کا عذاب ہو رہا ہے۔ پھر جب میں وہاں سے لوٹا تو مجھ پر شدید خوف طاری ہو گیا اور خوف کی وجہ سے دو ماہ تک مجھے بخار چڑھا رہا۔

عام طور پر عذاب قبر پوشیدہ رہنے کی وجہ

حادثہ میں حضور اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر یہ ہے کہ قبر میں یہ تین اہم عذاب ہوتا ہے، اس کی چیخ و پکار ہی آدمی اور انسان اور نباتات کے مابین تمام مخلوق ملتی ہے۔ اور انسان اور نباتات کو اس نے آواز سائی نہیں دینی کہ ان کو بھی آواز سنائی دینے لگے تو سدا رہے کہ ہمارے لئے وہ عذاب ہے۔ یہی کافر ہیں وہ سب ایمان والے آئیں اور جو مسلمان ہیں ان اور اہل حق و جور میں جتنا فرق ہو سب اپنی اصلاح کر لیں۔ نیک اور ناساکن حاکم میں تو پھر سارا امتحان ہی ختم ہو جائے اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دنیا دار العمل ہے، دار الجراہ نہیں ہے، یہاں ایمان بالغیر مستتر ہے کہ کچھ دیکھا ہے اور نہ عقل میں کچھ آتا ہے، مگر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرما دیا، اس پر ہمارا ایمان ہے، وہ کبھی سے ہمیں اتنا یقین نہ آتا جس طرح بن دیکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماں پڑھیں یقین ہے، جس اسی ایمان کی قیمت ہے اور اسی پر اجر و ثواب ہے۔



یہاں یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ قبر کے میں عذاب کو نظروں سے دور رکھنے کے باوجود کبھی کبھی نہیں نہیں، یہ ہیں۔ اس لئے کہ عذاب سے مراد ہے قبر کی عذاب اور سستی کی عذاب۔

یہ بات ہر ایمان دار کا ہے کہ قبر کا عذاب گناہوں پر ہوتا ہے اور یہ عذاب قرآن کے لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہم لوگ گناہوں سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ جس نے اپنے گناہوں کو "بہ" میں ڈال دیا ہے، اپنے آپ کو چارے کی فکر کریں، اگر خدا کا نام ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش نہ کی اور کوئی مسلمان بھی تو یہ اس دنیا سے چھوڑ دے، پھر قبر کا عذاب ہوتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا کو چاہا ہے، مخالف فرمادیں ان کی معافی کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس کی رو سے لی گئی ہے، لیکن قاعدہ، مناسطہ ہیں، کہ جو منصب دینی ہے، اس سے چھوڑ دیا جائے، اور ان کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا تو نہیں چھینے گا، اس کو عذاب ہو گا، یہ بات ہے تو ہم سے مسلمانوں کو ملے، اس سے اپنے لی بہت زیادہ فکرمندانے کی ضرورت ہے، ہم وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہی ہیں، پڑھتے ہیں، اور بھی کر رہے ہیں، ملاومت بھی ہو جاتی ہے، تعلیمات بھی پڑھنی جاتی ہیں، لیکن یہ لوگ جہنم جاتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ



[illegible]

نئی روکی کا نسخہ

ہاں تو، صحت کے شائبہ تک بہت سے گمراہ گئے ہیں، جس کی اس وقت یہی ضرورت آئی کہ گمراہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، اور دینی دیکھنے کا



[illegible]

فائدہ دیکھ کر ایسا جواب

تجربہ و بات یہ ہے کہ اس ملاء و ملاوچی کو جس سختی و اس پر





ایک عجیب و غریب واقعہ یاد آ رہا ہے۔ ایک ایک رسالہ "فی دی نی جہا
 کاریاں" سے اندر نکلا ہوا ہے کہ ایک صاحب ناہور کے رہنے والے
 تھے، ان کی والدہ کی قریب میں شریعت سے لے کر چنی آئی ہوئی تھیں،
 یہاں سے کہ وہ بیمار ہو گئیں، ان کو پیتاں میں داخل لیا گیا اور ان صاحب
 کو اندر میں اطلاع دی گئی، وہ گئی، وہ بھی ادھر سے کراہیں آ گئے، پھر ہی
 تو بے اس کا جان سیاحیا، لیکن باغیر ان کا انتقال ہو گیا اور ان کو لفظ
 رافضی کہایا گیا۔ پھر وہ شخص اپنی والدہ کو رافضی کے قبرستان سے
 واپس آ رہے تھے تو دیر سے مینا ایک میدان کے اندر دیکھا کہ شریعت
 کے جوئے ہیں، قاتل کی ہوئی ہیں، یہ سمجھ کر کوئی سیاحیا
 ہے، لیکن جب وہ میدان سے گئے گئے اندر گئے تو وہ دیکھا کہ ظم
 رہی ہے اور تمام ملک میدان میں شریعت کے قلم لکھ رہے ہیں۔
 صاحب نے ان کو بے پناہ حیرت سے دیکھا، ان کو لوگوں نے بتایا کہ
 صاحب کا انتقال ایک قادیانی کا قلم سے ہوا ہے اور سمجھ رہے
 تھے کہ قادیانی میں اور حرم کو قلم بہت پسند ہے، ان سے صاحب نے
 یہاں ڈاک سے لکھے قلم۔ صاحب نے کہا کہ ان کو یہاں کا قلم پڑے۔
 اعلیٰ باد

بہار میں قلم سے دیر لے رہا تھا، وہاں قادیانی
 صاحب کو قادیانی میں قادیانی سے، ہمارا دیر سے
 کا قلم کہاں تک پڑے۔ اب تو یہاں ہے کہ ایک حرم اور ہاتھ



فیہ کی اور بد نگاہی

۴۴۔ یہ کہ تضرع مردان اور عورتوں کا آپس میں اختلاط نہ پایا جاتا ہے۔ یہ تو رازی کا خیال ہے۔ وہ فیہ کی وہی گلیں جس میں مرد اور عورت کا اختلاط نہ دکھایا جائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہے کہ وہی نظر قس سے مراد نہیں ہے، یہ قس مراد اب اس کا نقل نہ ہو۔

قل للمؤمنین یغصوا علی انفسہم ویحفظوا
 فروجہم وکل ذلکم مآت بعضہن من
 ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یمسسن
 آپ ایمان والہ مردوں سے فرمادیں کہ وہ اپنی نظروں کو
 نیچی کر لیں اور اپنی شرکاء کی حفاظت کریں اور مسنوں
 عورتوں سے بھی مراد ہیں کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچی
 رکھیں اور اپنی شرکاء کی حفاظت کریں اور اپنی آغوش
 اور نہ بیاہش کو ظاہر نہ کریں

اب قرآن کریم کا حکم تو یہ ہے کہ نظروں کو نیچی رکھیں، اور فیہ کی
 وہی۔ اندر نظر ذالنا ہی مقصود ہے، اور کسی مرد کا کسی عورت پر یا کسی
 عورت کا کسی مرد پر شہوت سے نظر ذالنا، اس کو حدیث شریف میں



چونکہ یہ ایک ایسا ہیرو ہے جس نے اپنی زندگی بھر کی ساری محنتیں صرف اللہ کی رضا کے لیے صرف کیں ہیں۔

[illegible]

ٹی وی کے ساتھ جن عورتوں کا عبرت ناک واقعہ

جب سے لی وی دیکھنے کا رازق ہو گیا ہے لی وی کہنے
 لوگوں کے مرنے سے بدتر ہے جس نقاب جوئے نے ہو گیا ہے مہرقت کا یہ





واقعات میں سامنے آ رہے ہیں۔ جس سے ہمیں قور سبق لینا چاہیے۔
 ہمارے دل میں یہ ہے کہ ہم اپنے دل کا کام ادا کر سکیں۔

۱۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۲۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۳۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۴۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۵۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۶۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۷۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۸۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۹۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔
 ۱۰۔ اس کی وجہ سے اس کی زندگی بے وقعت ہو گئی۔

[illegible]

[illegible]



جہاں سے تو اس کے فی دہی پہنچے ہر روز چلے۔ پھر قبرستان میں ملے جہاں
 لے کر اسے اپنے مقبرہ میں ڈالا اور مرنے کو کہہ کر اسے اٹھرا اس کو کھینک کر
 لے کر اس جہاں سے لکھنؤ لائوں سے کہہ کر سب فی دہی واپس لے چکے تھے
 سب فی دہی واپس لے کر اسے اپنے مقبرہ میں آ کر اس کی اشیاء قبر سے باہر آ گئی۔
 نقل ہو رہی ہے۔

فاحشر وہاں اسی الانصار

اے حضرت داعیہ علیہ السلام حاصل کرو

وہاں سے چھ دیہی سب فی دہی واپس لے کر اس کے مقبرہ میں
 لے کر اسے اپنے مقبرہ میں ڈالا۔ اب پھر وہاں فی دہی سے کہہ کر چلے تو وہاں
 سب فی دہی واپس لے کر اسے اپنے مقبرہ میں آ کر اس کی اشیاء قبر سے باہر آ گئی۔
 اس شخص کو اس سے ملا وہ کہنے لگا کہ یہ نظر نہیں آتی، آ کر کہہ دے
 اگلی قبر میں یہ فی دہی واپس لے کر اسے اپنے مقبرہ میں آ کر اس کی اشیاء
 سے ملے ساتھ ہی لے کر آئے۔

اب آپ کو چاہئے کہ اس لڑکی کا کیا مشورہ ہوگا اور کیا انجام ہوگا۔
 ہوگا ہمارے حضرت سے ملے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں انکھ دیا۔ سب ہی اس نام
 حضرت کے پھر میں تو یہ ہماری ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیں انکھ دیا۔ سب ہی اس نام
 اللہ تعالیٰ سے ہمیں انکھ دیا۔ سب ہی اس نام



فی ولی شریک نے پر خدا اب قبر

سہولتی مرہب میں ۱۰۰۰ سے زائد تھے یہاں کی خدمت میں
 ایک بار وہ تھیں، انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے ۱۰۰۰ سے زائد
 میں چوکی کوئی ایک دو تھیں بھی وہاں سے لے کر آئے ہیں
 سے بہت حد تک اس میں وہی مرہب 'الذیہ' کے ساتھ لے آئے ہیں
 تھے۔ انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 سے لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 ہیں۔ وہ انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 ایک تھیں انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 وہ تو انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 ہے۔ میں بہت خوش تھا۔ میں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں
 انہوں نے کہا: "میں نے یہاں سے لے کر آئے ہیں

جس میں ولی قوائے دولت و باخوشی و شہادت رہا و سربراہی
اسپہ گام کاغذ میں مشغول رہا، حب و رات و سویا تو خواب میں پھر رہا غل
و اس دولت کی زیوت و فی، اس نے شکایت کی کہ میں نے تم سے کہا تھا



میرے گھر ہندی داد میں بہت تکلیف میں ہوں، تم ابھی تک میرے
گھر نہیں آئے، اس دوست نے پھر وہ دوسری کہ میں کل صبح ضرور پاؤں
کا۔۔۔ بدو، اے دوست! تم بتاتے ہو کہ دوسرے دن میرا دیو کا پانے کا
پتہ روتا، یکن چروٹی بنا کام پیش آ گیا جس کی وجہ سے میں نہ
پا جا۔۔۔ ات۔۔۔ وہ لوگ اب میں چر جا دوست کی روایت ہوئی
میرا اس سے کہلاتی رہی۔ تم مجھ سے جتنے دور میں جاؤں گا، یکنی تم ہاتھ
میں۔۔۔ کیا یہاں رہتے تھے تکلیف دور غم میں ہوں۔ اس
دوست نے۔۔۔ کل صبح میری پاؤں کا

یہاں پہلے دوست کی کہتے ہیں کہ وہ ایک دوست ہے
دوست سے کہتے ہیں کہ اب تم اس کو مل گیا اور پھر ملو پھر اب
تمہیں ملے گا۔ والد صاحب اس طرح تمہیں خطاب میں بیٹھا ہیں، اور
انہوں نے خدا کی اپنی یہ بات کہہ دی کہ میں نے فی دہی رو دیا ہے،
اس کے مرنے سے بعد سے۔۔۔ اور ما سے میرے گھر والے ڈیڑھ
بچے ہیں، ان میں صاحب میں جگہ ہوں۔ جب وہیں نے اپنے باپ
سے ملے ہیں، انہوں نے پورے میں سناؤ والوں اور اظہار دے
کہا، پائے گا دہی دے گا، والد صاحب کو خطاب ہو رہا ہے، اس
بعد۔۔۔ عینا چاہا ہے، اظہار اس کے فی دہی تو انہیں گھر میں پر تھی اور
جس کے فی دہی کے گھر سے گھر۔۔۔ وئے، دو گھر سے، انہیں گھر میں نے کوڑا
نے، یہ میں دہی دے اور اس سے کہا کہ آئی کے بعد وہاں سے گھر میں رہ





میں نہیں، کی جس کی ایہ سے تیار ہے باپ کو غلط ہے اور۔

چند دن کے دوست بنے ہیں کہ میں بہت خوش ہوا کہ اس نے
 ہاتھ اندھ حالت میں بے پروا کے بہت بھر پئے باپ کی تکلیف کا
 میں نے دیکھا ہے کیا ہے، اپنے باپ کو بھی قہر کے غم سے
 دیکھ رہا ہے آپ بھی بہت سے غم سے بچا لیا، پھر میں بہت
 اپنے گھر میں آکر رہتا ہوں، یہ تو پھر، یہ ہیں وہاں والے وہاں
 کیا ہے میں بہت خوش ہوں، شاہ اندھ و ملکہ کے اور بھائی بھائی
 بہت ہیں، ان سے چہ چہ، ان سے بہت ہے، ان سے کہا، سبھی
 بہت خوش ہوں، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے
 بہت ہیں، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے
 بہت ہیں، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے
 بہت ہیں، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے، ان سے بہت ہے

نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے

نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے
 نجات کا وہ ٹیبلٹ ہے جس سے





انکس اگر خد غمور اس گناہ کو ہم کٹاؤ ہی نہ سکیں جیسا کہ بعض لوگوں کا
 حال ہے تاہم واجب ہے کہ اسے دور کر دیا جائے کہ پھر بھی نہ پھوڑاؤ تو کیا
 ہو گا۔ اس لئے کہ اس گناہ کے لئے واجب ہے کہ اسے دور کر دیا جائے کہ پھر بھی نہ پھوڑاؤ تو کیا

تعلیم کے لئے ہے۔ اس کے لئے پختہ ہونے والے مضمون

[illegible]

حیثیت کے متعلق جو روس کے عناصر ہیں

ایک تہلخی دوست نے ہندوستان کا ایک قصہ سنا کہ ایک
ملک میں ہماری جماعت تھی اور وہاں ایک مسجد میں ٹھہرے ہوئے
تھے اور یہاں کام کر رہے تھے کہ یکا یک کھلے کے کچھ لوگ ہمارے پاس
آئے اور آکر کہا کہ وہاں سے تمھر چلے، ہم لوگ بحث پریشان ہیں۔





ہمارے گھر ایک مینٹ ہوگئی ہے اور مینٹ کے ساتھ عجیب معاملہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلتے گئے، جب اس کے گھر پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک عورت کی لٹائیں کمرے میں لٹکی ہوئی ہیں اور بہت بڑے بڑے ^{تکلیف} کھجور کے اسی مینٹ کے چاروں طرف سر کے پاؤں تک دائیں بائیں منہ کھولے کھڑے ہیں، اور اونچی آواز سے کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے انسان کے راستے بدل دیے ہیں۔

قریب چار منٹ کی کوہستہ ہو، اور سارے گھر والے خوف کے مارے دوسرے کمرے میں جمع تھے، مینٹ کی وجہ سے بولی ٹھیکیں اس سرے میں لگتی جا رہی تھیں، اس نے ہم سے کہا کہ آپ ٹیبل ٹوٹ میں، اور آپ اس سے بڑھ کر ڈرنا نہیں کہ ہمارا خوف۔ یہ جان لو۔

تو حال مینٹ کو بھی اس کی خدشہ پہ پہنچا رہا ہے، کہے اس پر غصہ دیا اور اس طرف اس کی پہاں سے اٹھ کر یہ ^{تکلیف} کھجور کے چاروں طرف سے اس کو کھینچے ہوئے ہیں، اور تو قریب چلتے ہوئے پٹ پٹاتی جا رہی۔

اب حضرات سوچو پڑھو ایساں ٹواں کریں اور دیکھیں تاکہ یہ راز کتنا موقع مل جائے کہ ہم اس کو اس کی قبر میں تار دیں اور اس دھس سے متبدل ہو جائیں۔

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی حوالہ محسوس ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کچھ کہتے کہ یہ اس کے کسی گناہ کا عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری بھرت





کئے لئے ظاہر کیا ہے، چنانچہ ہم سب ایک گونے میں بیٹھ کر، اس کے لئے
 ۲۰ عقار کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ امیر بانی فرما
 اور آجی دینے والے اس ملک کو بظاہر اپنے کہ ہم اس کو حاصل اور کفیل رہے
 مگر اس کی ضرورت نہ تھی اور یہ فریضہ ادا کر لیں۔ اس کے بعد
 جانی و ملک سے پڑھتے۔ یہ عقار دیکھ کر ہر دہشت گردے اور آفسو
 ہاں رب، جانی اور ایسا رہا ہے وہ سب کچھ دے چکا ہے۔ میت کا
 ہی سرہ پوز کر لیا۔ وہ میں مع ہو گئے، جس ہم نے ہر کہ اب اللہ تعالیٰ
 کی رحمت آگئی ہے، اب سے اپنا فضل فرمایا ہے۔ تم لوگ اس کو حاصل
 اور کفیل دیدو، چنانچہ اس اور کفیل کے بعد اس کی تعداد چارہ ہوئی اور اسے
 ہرستان لے گئے، اور جائے اس کو ہر میں اس دیا، جس وقت اس کو ہر میں
 ایسا تو دیکھا کہ وہ سب کچھ دے ایک گونے میں جٹا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم
 سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

اذان کی بے حرمتی کا دہلی

اس کو دھانسنے کے بعد ہم لوگ دوبارہ اس کے گھر گئے اور پوچھا
 کہ آج اس کا ایسا گون سا ٹٹل تھا جس کی وجہ سے اس کو بے حرمت ہوا
 خدا نے ہوا اور خدا جانے اب اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، اس کے خدا نے
 تباہ کر دیا، ایک صاحب کو نہیں کسی دے ماری تھی، لیکن ایک بات جو تجھے
 یاد ہے، شاید اس کی وجہ سے اس پر خدا ہوا ہو، وہ یہ کہ وہ فی دلی دیکھنے





کے ہزار تھیں تھے، ایک ملک دونوں کے یہ پیسہ دیکھ کر اس نے بھی اور
اس وقت اس نے دیکھا کہ اس نے ایک رولس ایک خالص کا ایک گاڑی بھی اور دو گاڑی
میں بھی دو بہت بڑے تھے ان دونوں اور ان کے شروع ہو گئے، پھر اس نے اس
سے کہا کہ تمہاری گاڑی دو تھیں۔ یہ گاڑی نام بلند سوار ہے، اس کا بی
اور ہر سوار بی بی ہر دو، اس نے کہا امی! ان تینوں گاڑیوں میں
میں ہے ان میں سے دو سوار گاڑی چڑھ جائے گا۔ اُمم نے اس کی بات
میں سے کہ میں نے یہ گاڑی دیکھی ہے کہ میں نے اسے دیکھا ہے
میں نے اسے دیکھا ہے، امی کھا کھا رہا ہے اور کھا کھا رہا ہے کہ امی نے
انہی گاڑیوں میں سے ایک گاڑی دیکھی ہے کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

ٹی وی اور مضامین میں ہے حرمتمی

[illegible]

فی دی کی وہ بہت مار میں نہیں آتے۔

گناہوں پر ہر گھر میں کثرت اور ہا ہے اور خیری سے بھیا چلا جا
 آپ نے اس کا نام بڑا خراب ہے، آخرت کا عذاب بڑا شدید ہے،
 اس میں سزا ہے، اس میں عذاب ہے۔ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، اس کی
 سزا ہے، اس میں عذاب ہے، اس میں سزا ہے۔ آپ کو بھی پتا چاہئے اور اپنے گھر
 میں، اسی دماغ ہے۔ اس بات میں جتنی عظمت یہاں ملح ہے، اُس
 ہم آپ آپ آپ اس کو ہے۔ اس کے فوائد ماحول میں جانے کا
 اور اسی طرح آہستہ آہستہ دل بنا چہ عزتے گا۔

عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ

ہر حال قبر کا عذاب برحق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 فرما رہے ہیں کہ قبر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا، نماز،
 قبر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا،
 لئے قبر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا،
 سام گناہوں سے توبہ کریں، اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی فکر کریں،
 اس کے بعد پھر قبر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا، نماز، ہجر کے عذاب سے بچنا،
 مفید ہوگی، لیکن، اگر ہم نہ تو گناہ چھوڑیں اور نہ ہی گناہوں کو چھوڑنے کا
 ارادہ کرے، تو قصص نفی توبہ کرے سے سا فائدہ؟ پھر عذاب قبر سے بچنا
 مانگے گا کیا فائدہ؟ اس لئے پہلے گناہوں کو چھوڑیں، خصوصاً بڑے بڑے



مکن ہو کر مجھ کو دیکھ، مثلاً فی کی دیکھنا، سود کا بین دین رہنا، دوست لینا
 دینا، بد نظری کرنا، خرافاتی کا منہ پر دیکھی اختیار کرنا، اور ناجحرم مردوں سے
 باتیں سے بچنا، آنا جانا، قہر، باتیں ہیں طوروں کا، مراعتہ اور پیرا، سب دور
 ناجحرم مردوں سے بچنا، ماننا جانا، یہ سب ہمارے اسی دور سے بڑے
 بڑے کہنا ہیں، جنہوں نے چاہا۔ سب کی دیکھنا، دوست لینا، سود کا
 بین دینا، بد نظری کرنا، خرافاتی کا منہ پر دیکھی اختیار کرنا، اور
 ناجحرم مردوں سے باتیں سے بچنا، آنا جانا، قہر، باتیں ہیں طوروں کا،
 مراعتہ اور پیرا، سب دور ناجحرم مردوں سے بچنا، ماننا جانا، یہ
 سب ہمارے اسی دور سے بڑے بڑے کہنا ہیں، جنہوں نے چاہا۔

و احرر دعوتنا ان لہ محمد بن عبد رب العلیٰ



اس کو ضرور پڑھئے!

فی دینی و دنیائی حیثیت اور اس کے دینی نقصانات آپ
 سے پہلے، نقصانات فی دینی کی پالیسی کا بنیادی مقصد ہیں، خصوصاً
 پاکستان میں فی دینی لائے کا اصل حتمی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں
 سے دین سے دین کی غفلت و قرآن و سنت کا احترام اور ان پر عمل کرنے
 کا جذبہ متنبہ کیا جائے، ملوک کرام اور اولیاء نظام کی عزت و مہمانوں کے دلوں
 سے نکالی جائے اور پیشہ کے لئے ہمیں بے غیرتی، بے حیائی اور دین سے
 آزادی کی تاریک داوی میں چھینک دیا جائے، یہاں ضمنی بوس پرستی کے
 لئے ماں، بہن، بیٹی اور اجنبی عورت میں کوئی امتیاز نہ ہو، بلا امتیاز ان سے
 تین فی فیواہش پورا کرنے کی پوری آزادی حاصل ہو، چنانچہ کم از کم ایسے بین
 چار شرعیات مختلف ذرائع سے حضرت کے علم میں آچکے ہیں۔ سب
 فی دینی کے نفس پر دگر، برہم اور ہم برہم ملکوں کا نتیجہ ہیں۔ اس طرح یہود
 و نصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں کو جنابت عیاری اور مکاری کے ساتھ دین
 و آخرت سے بے زاری کا اپنا زبردیا جاریا ہے کہ فی دینی دیکھنے والے
 مسلمانوں کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ دھرم سے دھرم دین و ایمان کی حدود
 چھانک کر طر و فسق کی آغوش میں چلے جائیں۔ العیاذ باللہ!

فی دینی کی پالیسی کے بارے میں ماہنامہ ابلاغ شمارہ اگست
 ۱۹۹۳ء میں "اہم تحقیقات پر کرام و پالیسی پاکستان فی دینی" کے عنوان

سے ایک نگرانگیر مکتبہ شائع ہو تھا، اس میں پاکستان ٹی وی کی عزم تاجپیس
 سے چند ماہ پیشتر ہوئے والی ایک خصوصی نشست جو ٹی وی کے انراض و
 مقاصد پر روشنی ڈالنے کے لئے ملائی گئی تھی، جس میں ان مخصوص دکاروں،
 قلمیہ دانوں اور متوقع پروہ، پسر صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا جن سے خصوصی کام
 لیا تھا، اس نشست میں جناب محترم شمیم احمد صاحب بھی موجود رہے جو آج
 کل شعبہ اردو، جامعہ کراچی کے پروفیسر ہیں، جنہوں سے بعد میں اس
 نشست کی راہ ہوا ایک مقامی اسباب میں شائع کی گئی۔ اس نشست میں
 ارچی ٹی وی کے جنرل منیجر اول جناب ڈاکٹر طارق علی بخاری نے پاکستان
 ٹی وی سے ادبیاتی مقصدہاں لکھے ہیں، اس کا مقصد اس دلیل میں آ رہا ہے۔
 اس کو بغیر پڑھیں، خاص طور پر حد کثیف و عبارت ہار بار پڑھیں ۱۰۰ بار و
 کریں کہ اس میں دین و شریعت کے متعلق اور قرآن و سنت کے مستحق
 احکام اور علماء کرام نے کتاب نئی اندی زبان استعمال کی تھی تہہ تب نو
 فرسودہ اور مردہ تصورات جیسے اعجاز سے یاد کیا گیا ہے جو ایک کافی سے نہ
 نہیں، وہ قرآنی بھی اہمیت اور ایسی اور حرام شراب پر کس سے دلی
 سے کھڑا ایمان لایا ہے، وہ دین کے نئی مسل کو دین سے نکال کر بے دین
 بناتے کو ٹی وی کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد بتایا ہے اور آج ان کا یہ
 مقصد ٹی وی کے درمیان نہایت کامیابی سے حاصل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کیا
 اب بھی ہم ٹی وی دیکھنا۔ چھوڑیں گے اور خود کو وراپنی اولاد و نسل کو ٹی وی
 کے ذریعہ بے دین اور بے حیائی کی ماور پر آزاد دلدل میں ڈالنا گوارا
 کریں گے؟ حد دراز اس اقتباس کو پڑھیں اور چشم بصیرت سے کام لیں، اپنے

اور اپنے گھر والوں کے دین و دنیاں کو مردہ کرنے اور باسحقہ سے
 والے قید اور سلاخیوں سے بچائیں اور اپنی قبر و آخرت میں خیر عاقل
 والے تو اس زمانہ کی بیزاری جو بے حساب ہے اس سے
 کاموں میں کمر نہ لٹھیں کرنا ضروری ہے بقول اس کے کہ:

آپ ۱۰۰ امر اور ۱۰۰۰ سے (مهم) مقصد یہ ہوگا کہ بچاؤ سے
ملنے کو ضروری تدبیریں تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد
کو اس خوبی سے سرا جام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس
کا پتہ نہ چلے کہ اس جدید فسلوں کو خدائی اثر سے ہے یا نہ
سے والی ہم چاہ رہے ہیں کہ اس سے کام لیا کر
پاور ہوئے۔ ہم بیچارے ہیں نہ بھی جانتے ہیں۔
اپنی مخالفت اور یا ست کو پاک کر دیں گے۔

بنیادی مقاصد جاننے کے بعد بخاری صاحب سے ہر کام ممکن کو
 معجزہ و عظیمہ و عبادت دہیہ ہوئے عرض کیا کہ

میں آپ میں سے ہر لکھے والے کو اپنے پرانے کے
مبارک کے علاوہ دوسرے ہیں اور اگر الگ سے دہلی کا جو
مری پڑے گا، ہم یہ باتیں ہیں کہ لی ابی ورنہ یہ ہے
ہیں اور انہیں یہ باتیں ہیں اور جدید مفکر کی حیثیت میں

پیش کر سکیں جو عمر بی جا گئے ہوں تاکہ تمام ملاؤں کے
 اثرات دور کر سکیں جو نہ سب کے شکیدار بنے ہوں ہیں
 اور انہیں ہم طوعاً و کرہاً پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ کو
 مذہب کی حرافات سے معاشرہ و نجات دلانے کا کام کرنا
 ہے اور اسی لئے ہم اس اور کے ذریعے بالکل جدید
 ذہنوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ نئے صیغہ کیم کے ساتھ
 ذہنوں کو نہ صرف قہر و دہر و مردہ تصورات سے نجات
 دلانے کے لئے استعمال کیا جانے کا بلکہ ان کو پوری قوم
 کے حوسات اور طرز فکر کو بدل دینا چاہئے۔ ہم ہر حال پر عقیدہ
 پر لاکھوں جانور مت ابراہیم کے نام پر ضائع کر رہے
 ہیں، اب یہ قہر یہاں سے دور سے دیکھ کر کی بات
 ہے۔ وہ بے جو غلط دیکھ کر کی بات ہے۔ انہیں
 دین کا طاری دہی ہے، وہ تو کیا عہد ہے، یاد ہے بھی
 یہ وہ، سوئے گا۔ آپ دیکھیں ان قسم کے تہذیبوں کے
 بارے میں۔ یہاں سے نہیں ہونے دیں گے کہ ان دی ہیں
 کے مطالبے ہیں، لیکن نئے ذہنوں میں اس کے جواب

اثر اس کو اس طرح جا کریں تو دیکھیں گے کہ کم رگم اور جو
بڑے ہو کر اس سے محفوظ رہیں۔

اسی طرح شراب کا مسئلہ ہے، غصہ خدا کا ان ملاؤں
نے اسے بھی حرام کر رکھا ہے، مذہب میں شراب کی
خبر ایوں کا ذکر ان لوگوں کے لئے کیا گیا ہے جو ہوش و
حواس کھو بیٹھتے ہیں، تابیوں میں گر جاتے ہیں مگر بتائیے
شراب میرے لئے کیسے حرام ہو سکتی ہے جو اس کے بغیر
فطرتی کام انجام نہیں دے سکتا، اور نہ ایک تو بھائی پیدا
ہو۔ آپ کو اس قسم کے عقلمندوں کو بھی فہم آتا ہے،
شراب کے لئے محتاج نکالتا ان طرح نکالے ہوگا کہ آپ
شب کرداروں کے ساتھ اس کو شام لڑے ایسے افراد کی
فوجوں کو اجا کر کیجئے، اور انہیں الٹی خیموں سے زیادہ
مزین دکھائیے۔

اس کے بعد بخاری صاحب ان افراد کی طرف متوجہ ہوئے
 جن کو پرہیزگار ہونا تھا اور فرمانا کہ

آپ اس موقع کو اس طرح بردا کر سکتے ہیں کہ ملاقات
اور تصادف کے لئے مطلق ارادہ کرداروں کے لئے واجب

لگائے۔ معتقد غیر گروادوں اور افراد کو "شرقی الیاس"
 پہناتے۔ یہ یاد رکھئے کہ آپ کو اپنے تمام گروادوں اور
 اناؤں (نروں) کو وہ الیاس پہناتا ہے جو دھارے شرعی یافتہ
 معاشرے میں جو سال بعد رائج۔ دنا چاہئے اور جواب ایک
 قلعہ اوپر کے طبقہ میں رائج ہے۔

گوکہ یہ ہدایات بخاری صاحب کے لمبے سے جاری ہوئی تھیں مگر حقیقت
 میں یہ اس دنیاوی پالیسی کا حصہ تھیں جس کو مغرب زدہ لادیناؤں کو کشائی اور
 صاحب اقتدار طبقہ کے تشکیل دیا تھا اور جس کے حصول کے لئے کروڑوں
 ڈالر قرض لے کر فی امی میڈیا کو ملین مرزے میں لایا گیا، یہی وجہ ہے کہ گزشتہ
 پچیس سال سے اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بخاری لادینوں نے اس
 اسلامی اقتدار و شرعی مقصودات سے بیگانہ اور مغربی تہذیب کا دلدل بنایا جا
 رہا ہے اور جو تھوڑی بہت رکاوٹیں آج بہرہ مکان دین کے اس پالیسی کی تکمیل
 میں حائل کی تھیں، بخاری مغرب زدہ نوکر شاہی نے پراپرٹ ٹیلڈ (CNN)
 (STN, PTN) وغیرہ کی نشریات کی اچانک دے کر ان رکاوٹوں کو دور
 کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی پر مستزاد یہ کہ انٹرنیشنل کیونیکیشن یونین کے
 معاہدہ کا سہارا لے کر مصنوعی سپارہ (سپلٹ) کے ذریعہ کئی مغربی ٹی وی
 چینل کی نشریات کو پاکستان کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے، اس طرح دانش
 ایشیا اور کیمبل کے ذریعہ مغربی غلامت وغیرہ کسی روک ٹوک کے دیکھی جا سکتی
 ہے اور اب ایک منظم سازش کے تحت دانش ایشیا اور کیمبل ٹی وی ورک کو

دھیرے دھیرے سستا اور عام کیا جا رہا ہے، یہاں ہم آپ کی توجہ ایک ایسے مغربی فی الری کی پھیلنے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جو چھپیں کھینچے نہیں دیکھان سے خبر پر شرم میں مغربی تاج کا لے فشر کرنا رہتا ہے۔

حضرات گرامی! یہاں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک مکمل حقیقت ہے اور آپ ہمارے معاشرہ میں جوئے والی اس خطرناک سازش کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ اس سازش کو دہرا کرنا کا مقصد یہ ہے کہ چاہنے والی اس امر کی وضاحت کر لیں جس کی افواہی لاوتی، مغرب قزو کو کر شاہی اور پالیسی ساز حکام ہلا کے اور ان سے ہماری فی الری کو ملا توتی مغربی تہذیب کا نظام رکھنے کے لئے کیسے کیسے فکر فریب کے جال، بچھا دیئے ہیں اور یہ سب کچھ عالمی کفر کے اشاروں اور ان کی خوشنودی ماسل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ اس تہذیب کے خلاف معاشرہ میں باقی ماندہ قوت مدافعت کو بھی ختم کر دیا جائے۔

بقدر کچھ کہتے ہیں! ہمیں اور ہماری نسل کو ان شیطانوں اور ان کی سازشوں سے بچانے والا اگر آپ حضرات نے پوری قوت اور حکمت کے ساتھ اس کو نہ دیکھا تو اس خطہ امن میں ہزارگانہ دین کی اسلامی کوششیں عالمی کفر کے آگے دب کر رہ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی انفرادی کاوشوں، احساسات و جذبات کا اور اک ہے، احمد کے اطہات و دیگر دینی اجتماعات کے واران آپ کی نظام و قرار اور اس میں اکثر و بیشتر ایسی موضوعات زیر بحث ہوتا ہے اس کا ذکر کبھی کبھار اخبارات کے اندر فی صفحات میں چند سطروں میں آ جاتا ہے، مگر انہوں نے یہ کافی نہیں۔ اس شب دور شیطانی و

طاغوتی سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ایک مظہر و مسلسل جدوجہد
درکار ہے، جو چند دنوں و ہفتوں کے لئے نہ ہو بلکہ عمل کا سہیلی کے حصول
تک جاری و ساری رہے اور یہ اہم قرآنی فریضہ آپ سے ملتی اور صالح
بزرگان دین کی سربراہی و نگرانی میں ہی انجام دیا جاسکتا ہے۔

یہاں اس امر کی نشاندہی ضروری ہوگی کہ اس جلد و جہد میں آپ
گرام مکاتب فکر اور مسالک (دعوتِ ہندی، بریلوی، اہل حدیث و اہل تشیع) کے
علامہ کرام شانہ بیانات سے پابنی ہوئی و پیادہ بن کر ”خبر عن المنکر“ کے فریضہ کو
انجام دیں، کیونکہ یہ کسی خاص گروہ کے لئے نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے
خلاف سازش ہے، جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی حکومت حق اصلاح
کے لئے اٹھتی ہے تو اس کی ناکامیابی کی بنیادی وجہ اتحاد کا فقدان ہی ہوتا
ہے، اس لئے آپ گرام مکاتب فکر کے علامہ کرام کا متحد ہونا ازجہد ضروری
ہوگا۔ خدا ہر آپ علی الامان ثابت کر دیں کہ آپ ہرگز برگزائیں سرزمین پر
ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، انشاء اللہ العزیز، نصرت اللہ
آپ کے قدم چومے گی۔

آخر میں ایک بار پھر ہم آپ بزرگان دین سے مؤایاتہ استمداد
کرتے ہیں کہ جلد سے جلد اس جدوجہد کا سرچرود و تنظیم انداز سے آغاز کریں
اور قوم کو ان شیطانوں اور ان کی تہذیب سے نجات دلائیں، بہت کی امید ہیں
و اہستہ کر کے ہم آپ کے واپس حاضر ہونے ہیں، کیونکہ امت مسلمہ آپ کو ہی
علوم نبوت کا وارث اور منصب قیادت و سیادت کا حامل سمجھتی ہے، آپ کے
پاس کیا کچھ نہیں، اللہ کی ذات پر اعتماد و اعتماد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم



سے روحانی نسبت، خالق ارحم و احسان کا دیا جو منشورِ حر آئی، عامۃ المسلمین کی۔
یہ پایاں عقیدت و محبت، مدارِ رحمت و معراج جیسے مراکز و روحانی و فنی حقیقتیں و
ظاہر و باطن قوتِ اقدس آپ کی ولایت و ریاست، استقامت و بصیرت یہ سب
تجاربہ آپ کے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے جس کو کرنا چاہے اپنی مصلحت کو
عائنی نظر اور ان کے اس ادا علیٰ غریب پرست گماشتوں کی عکاسی سے آزاد
کرا کر، جنہوں نے چہرے و نمودنی کو داغ و آبرو کھا ہے۔

ہم نے اپنا یہ مقدمہ ان معزز منے کی جمل میں آپ کے سامنے
پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا ساون و مددگار ہو۔ آمین۔
والسلام

ڈاکٹر وسیم اختر پی ایچ ڈی (کنیڈا) میکیکل انجینئرنگ

ایڈووکیٹ پروفیسر، این ای ڈی، انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی

بیگم وسیم اختر ایم اے (سنسری) ایم اے (سیاسیات) بی ایڈ

بیگم ڈاکٹر خیر انیس صدیقی ایم اے (انکس) ایم ایڈ ڈی ای ایف

ایم (امریکا)، (ریٹائرڈ) ایڈووکیٹ پروفیسر، لیگلی آف ایجوکیشن (جامعہ سندھ)

﴿بشکر یہ ابلاغ﴾

برہمنوں، بلارغ، باشد و بس

یعنی

جو فیروں کے ذمہ خدا کی احکام پہنچا دیتا ہے۔

عمل کرنا بیماری ذمہ واری ہے۔

